تاریخ ابنِ کثیر

البدایہ والنہایہ
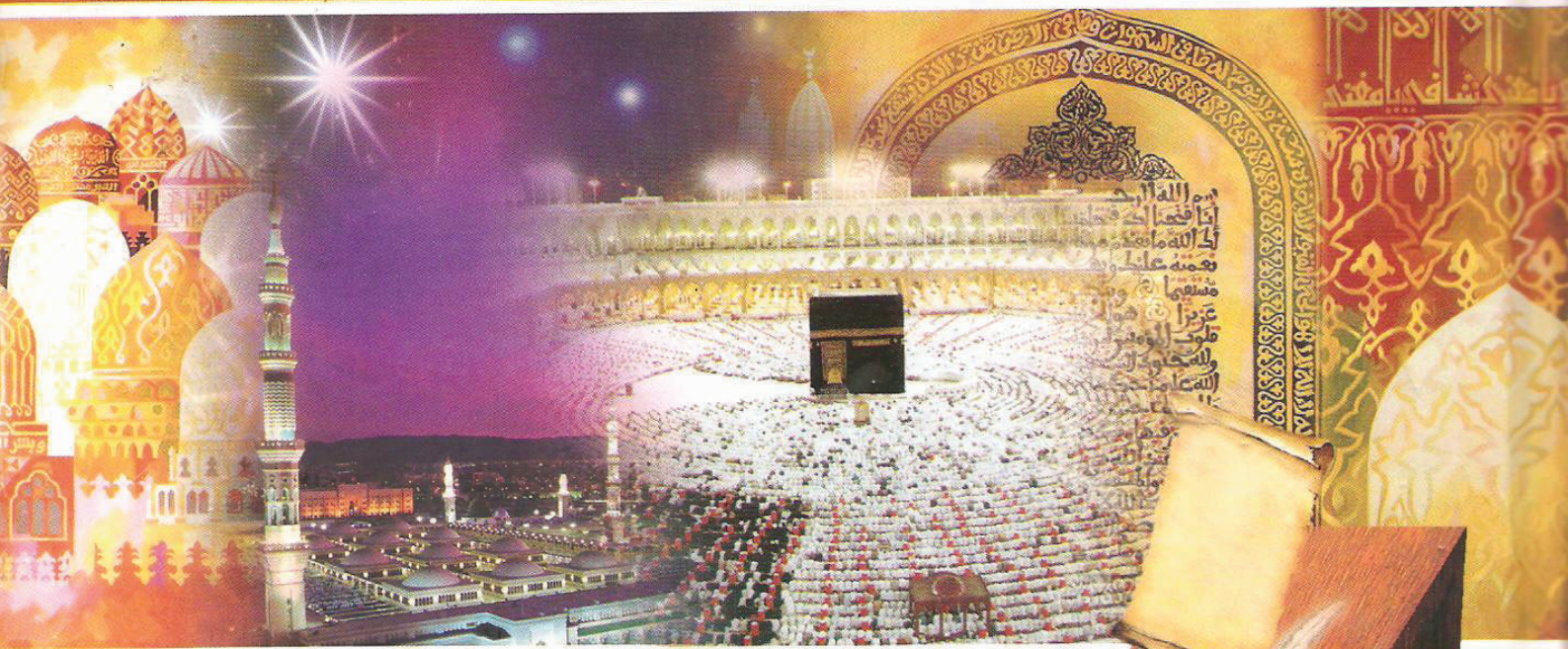
حصہ
اوّل - دوم

علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر دمشقی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

تاریخ ابنِ کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

اَلْبِدَایَۃ وَالنِّھَایَۃ

کا اردو ترجمہ

جلد اوّل

زمین آسمان کی تخلیق اور سیدنا آدم علیہ السلام کے تذکرے سے شروع ہوا ہے۔ اس میں عرش و کرسی اور جنات و ملائکہ کے تذکرے سے لے کر حضرت الیاس علیہ السلام تک کے واقعات شامل ہیں۔

تصنیف ❁ عَلّامَہ حَافِظ اَبُوالفِدَا عِمَادُالدِّین اِبنِ کَثِیر (۷۰۱ھ-۷۷۴ھ)

ترجمہ ❁ پروفیسر کوکب شادانی فاضل ادب (عربی)

ایم اے (فارسی) ایم اے (انگریزی) ایم اے (اسلامیات) ایم اے (تاریخ اسلام)

سابق پروفیسر ڈیلی کالج (اندور) فرگوسن کالج (پونا) الفنسٹن کالج (بمبئی)

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

البِدَایۃ والنَھَایۃ

نام کتاب	....	تاریخ ابنِ کثیر (جلد اوّل)
مصنف	....	علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر
ترجمہ	....	پروفیسر کوکب شادانی
ناشر	....	نفیس اکیڈمی۔ کراچی
طبع اوّل	....	جون ۱۹۸۷ء
ایڈیشن	....	آفسٹ
ضخامت	....	۲۴۰
ٹیلیفون	....	۰۲۱۔۷۷۲۲۰۸۰

اس سے قبل ہم سمندروں اور دریاؤں کا ذکر کرتے ہوئے ایک حدیث کے حوالے سے بیان کر چکے ہیں کہ ''سدرۃ المنتہیٰ'' کی جڑ سے چار دریا نکلتے ہیں جن میں سے دو جنت ہی میں ہیں اور دو زمین پر نیل وفرات کی شکل میں بہتے ہیں۔

شب معراج میں آسمانوں پر اپنے مشاہدات کا ذکر فرماتے ہوئے ''سدرۃ المنتہیٰ'' کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثم رفعت لی الی سدرة المنتهی فاذا بنقها کا لعلال[1] و اذا و رقها کآذان الفیلة .

''یعنی اس کی شاخیں (بلندی میں) ستونوں جیسے اوراس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں''۔(مترجم)۔

سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلنے والے دریاؤں کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

و اذا یخرج من اصلها نهران باطنان و نهران ظاهران فاما الباطنان فی الجنة و اما الظاهران فالنیل و الفرات.

''اس کی جڑ سے نکلنے والے دو باطنی اور دو ظاہری دریا ہیں' باطنی دریا جنت میں ہیں اور ظاہری دریا (زمین پر) دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں) ان دریاؤں کا ذکر ہم سمندروں اور دریاؤں کے ضمن میں پہلے ہی کر چکے ہیں''۔(مؤلف)

مذکورہ بالا حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ''بیت المعمور'' کے ضمن میں ارشاد فرمایا کہ:

''اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں لیکن وہ فرشتے اس میں دوبارہ نہیں جاتے''۔

''بیت المعمور'' کے ذکر کے ساتھ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

''وہاں میں نے (حضرت) ابراہیم خلیل اللہ کو دیکھا جن کی پشت ''بیت المعمور'' کی طرف تھی''۔

''بیت المعمور'' کا ذکر کرتے ہوئے ہم پہلے (تفسیر میں) بتا چکے ہیں کہ وہ ساتویں آسمان پر ایک مسجد ہے جیسے خانہ کعبہ زمین پر ہے۔

سفیان ثوری' شعبہ اور ابوالاحوص کی زبانی سماک بن حرب اور خالد بن عرعرہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ابن الکوا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''بیت المعمور'' کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (ترجمہ) وہ آسمان پر ایک مسجد ہے جسے ''ضراح'' کہا جاتا ہے اور وہ مسجد کعبہ کے شکل کی ہے اور آسمان میں اس کے یعنی خانہ کعبہ کے عین اوپر ہے' آسمان پر اس کی عزت وحرمت ایسی ہی ہے جیسے زمین پر خانہ کعبہ کی ہے' اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھنے جاتے ہیں لیکن وہ وہاں دوبارہ نہیں جاتے۔

یہی روایت علی بن ربیعہ اور ابوطفیل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

---

[1] بعض روایات میں ''کقلال الحجر'' بھی آیا ہے (مؤلف) یعنی عمدہ عمدہ موٹے اور بلند ستون۔(مترجم)